© rasailojaraid.com

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

ملک عزیز میں ایک بار پھر فرقہ واریت کی لہر اور علماء دیوبند کی ذمہ داریاں

رئیس التحریر مولانا سید نسیم علی شاہ الھاشمی ۔ مہتمم جامعہ

آج ایک مرتبہ پھر وطن عزیز میں فرقہ واریت کی آگ لگانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

کراچی میں ختم نبوت کے مرکزی رہنما اور اِقرأ روضۃ الأطفال کے سرپرست مولانا سعید احمد جلالپوریؒ پر دو صاحبزادوں سمیت نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے شہید کردیا۔ چند دنوں بعد کراچی ہی میں جامع مسجد صدیق اکبر کے خطیب مولانا عبدالغفور ندیم کی شہادت کا واقعہ رونما ہوا، انہی دنوں فیصل آباد میں تھوڑی سی مسلکی اختلاف کی بنیاد پر اشتعال انگیزی، مساجد اور کتبِ مقدسہ کی بے حرمتی تک نوبت لے آئی۔ اسی طرح گزشتہ دنوں لاہور میں حضرت عمرؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کے پتلے جلانے کا واقعہ رونما ہوا۔

کراچی کے دونوں واقعات پر شدید کشیدگی کا ماحول پیدا ہوا، پہیہ جام ہڑتالیں اور سندھ بھر میں بھرپور احتجاج ہوا، لیکن نہایت پُرامن اور جذبات کو قابو میں رکھا گیا۔ فیصل آباد کے حالات کنٹرول سے باہر ہو رہے تھے کہ قائد جمعیت علماء اسلام حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب اور ناظم وفاق المدارس العربیہ قاری محمد حنیف جالندھری صاحب دونوں نے وزیر داخلہ کو فون کر کے حالات کو کنٹرول کیا۔

لاہور کے پتلے جلائے جانے کے ایشو پر بھی جذبات ابھارنے کی کوشش ہوئی، لیکن صد قابل ستائش ہے مذہبی قیادت، کہ اس طرح کے واقعات کو کیش کر کے خوب اچھالنے اور انتہائی اقدامات کر سکتے ہیں، مگر ان سارے ماحول میں جذبات پر پاؤں رکھ کر حالات کو قابو کر لیتے ہیں، کیونکہ اسلام ہمیں امن و سلامتی کا درس دیتا ہے۔

جیسا کہ حدیث شریف ہے:

" قال رسول اللہ ﷺ لا یسلم عبد حتی یسلم الناس من قلبه و لسانه و یده " ۔ (أو كما قال عليه الصلاة والسلام)

یعنی ایک انسان اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتا جب انسانیت کو اور امت مسلمہ کو اپنے دل کے منصوبوں اور ارادوں سے، زبان کی گفتگو اور ہاتھ پاؤں کے اعمال سے تحفظ فراہم نہ کرے، کیونکہ اسلام امن کا نام ہے جب آپ دوسروں کو امن دیں گے تو مسلمان کہلائیں گے۔

اسلام کا یہی مفہوم و منشور برصغیر کے مدارس میں تقریباً ڈھائی صد سالوں سے پڑھایا جاتا ہے، علماء فقہ و مفسرین و محدثین، ائمہ کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اجتہادات روایات اور اقوال اگر ایک دوسرے کے خلاف ہیں تو بھر پور طریقہ سے دلائل ذکر کئے جاتے ہیں، ان دلائل پر کبھی کبھار گھنٹوں تک بحث طوالت اختیار کر جاتی ہے، لیکن ہر امام کا نام نہایت احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے، مثلاً احناف کا استاذ ہو، تو امام شافعیؒ کو حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ یا حضرت امام مالک رحمہ اللہ، کبھی کسی ادنیٰ طالب علم نے بھی کسی امام کی شان میں گستاخی نہیں کی۔

یہی محبت واحترام اور امن روزِ اول ہی سے سامراج کی نظروں میں کھٹکتی ہے، چنانچہ اس خطے میں ایک خدا، ایک رسول اور قرآن پر ایمان رکھنے والوں کے درمیان جہاں تھوڑا سا فروعی اختلاف اور وہ بھی اولویت وعدم اولویت کی بناء پر رونما ہوا، کو بھڑکا کر دونوں فریقوں کو محاذ جنگ پر لا کھڑا کیا، اور پھر تقسیم در تقسیم کا عمل کر کے تمام گروہوں کو ایک دوسرے کے خلاف لا کر کھڑا کر دیا۔

مختلف اوقات میں یہ اختلافات مناظروں، مخالف جلسے جلوسوں، فائرنگ، مقاتلوں سے ہوتے ہوئے مساجد اور قرآن حکیم کے نسخوں کی حد درجہ بے حرمتی پر منتج ہوتے ہیں، مسلکی اور فرقہ وارانہ تصادم کے پسِ پردہ عناصر کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ یہ آگ برابر لگی رہے، اور اس کے شعلے بلند سے بلندتر ہوتے رہیں، وہ اس کیلئے مختلف شکلوں میں مزید ایندھن بھی مہیا کرتے ہیں، مثلاً اختلافی مواد کی اشاعت اور تقسیم، مناظروں اور جلسوں کا اہتمام اور اس سے بڑھ کر یہ کہ گزشتہ سال ڈی آئی خان کے واقعات میں اکثر ایک ہی قسم اسلحے اور کارتوس کے استعمال کے شواہد ملے، اور برآمد ہوئے۔ اور ایک واضح ثبوت حکومت اور وزیر داخلہ کا بیان ہے کہ فرقہ وارانہ فسادات کیلئے وسائل باہر سے مہیا ہو رہے ہیں، یا یہ تیسرے گروہ کی کارروائیاں ہیں۔

موجودہ دور کے شیعہ سُنی اور وہابی، حنفی اختلاف بھڑکانے کے الزامات اگر ہم ہمسایہ ممالک پر لگاتے ہیں، تو اس میں بھی شک نہیں کہ اس کی تخلیق CIA کی قیادت میں جنرل ضیاء الحق کے مارشل لائی دور میں ہوئی، اور عرب ممالک کی ڈیوٹی تو آج بھی حضور پاک ﷺ کی حدیث مبارک "أخرجوا اليهود و النصارى من جزيرة العرب" پر عمل کی بجائے فروعی اختلافات کی بنیاد پر کفر کے فتوے اور شیعہ مٹاؤ مہم پر لگا دی گئی ہے۔

اور پھر جب سامراجی قوتیں اس نتیجہ پر جا پہنچیں کہ کل بھی جب برصغیر سے ہم بستر ے گول کرنے پر مجبور ہو گئے تھے، دار العلوم دیوبند ہی ہمارے خلاف فرنٹ لائن پر تھی، آج بھی اس خطہ میں ہم قدم جما نہیں سکتے، دیوبندیت ہی وہ واحد ذہنیت ہے جن کے خون کی ندیاں بہا دی گئیں، کنٹینروں میں ہزاروں کی تعداد کو بند کر کے قتل کروایا، جنہوں نے پوری ملک اور حکومت کو قربان کیا، ان کے ماؤں، بہنوں کی عصمت دریاں کیں، مقدس کتابوں کو لٹرینوں میں پھینک دیا، لیکن سپرنگ کی مانند جتنا ہم اسے دباتے ہیں، الٹا اس سے زیادہ جمپ مارتی ہے، لہٰذا انہیں اپنے ہی صفوں میں سے علیحدہ اور ممتاز کرنے اور پھر اندرونی خلفشار کے ذریعہ جڑیں کھوکھلی کرنے اور کمزور کرنے کا منصوبہ بنایا دیا۔

لہٰذا حالیہ ربیع الاول میں کراچی، فیصل آباد اور ڈی آئی خان کے واقعات اور اس سے قبل معروف پشتو صوفی شاعر عبدالرحمٰن "رحمان باباؒ" کے مزار کو بارودی مواد سے نقصان پہنچانے کی طرح کے واقعات کو سطحی اور حادثاتی نظر سے نہ دیکھا جائے۔ اس سلسلہ میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پاکستان کے سب سے عظیم اور زیادہ اختیار شدہ دیوبندی مسلک کی مرکزی قیادت خواہ علمی میدان میں ہو، تبلیغی میدان میں ہو، سیاسی میدان میں ہو، یا وفاق المدارس کی قیادت، ان ساروں سے التجاء ہے کہ مشترکہ طور پر ایک مجلس کا انعقاد کر کے ان زہریلے منصوبوں اور پروپیگنڈوں سے خود کو محفوظ رکھنے پر سوچیں اور ساتھ ساتھ اسلام کے امن، محبت، بھائی چارگی، اقلیتوں کے تحفظ، فرقہ وارانہ ہم آہنگی جیسے نظریات کی اشاعت کی جائے، اسی طرح اگر کوئی انفرادی طور پر ملوث ہے، اس کو تنبیہ دی جائے، بصورت دیگر براءت کا اظہار کیا جائے، اور یہی پیغام خداوند کریم نے قرآن مجید میں حضور پاک ﷺ کو مخاطب کر کے دیا ہے۔

آیت کریمہ ہے:

" إن الذين فرّقوا دينهم و كانوا شيعا لست منهم في شيء " . (الآية) ۔

اس آیت کی ایک تفسیر یہ بھی کی گئی ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے دین کو تقسیم کریں، اور الگ جماعتیں تشکیل دیں، آپ ﷺ خود ان کے درمیان کھڑے ہو جاؤ، کہ یہ قرآن مجید بھی مجھ پر نازل ہوا ہے، یہ دین بھی میری دعوت سے پھیل گیا ہے، یہ جو تم کرتے ہو، ٹھیک نہیں ہے۔ تو یہ کہیں گے کہ وہ زمانہ گزر گیا، اب ہمارا زمانہ ہے، لہٰذا آپ ﷺ خود جا کر کھڑے ہو جائیں، تو بھی اثر نہیں کرے گا، پس تمھیں ان سے کچھ سروکار نہیں۔

اس لئے علماء کرام مسلکی اختلافات عوام کے درمیان ذکر نہ کریں، آپس میں بھی دوران درس یا دوران مباحثہ دوسرے اہل مسلک کے بارے میں توہین آمیز رویہ یا الفاظ سے گریز کیا جائے۔ بے شک موجودہ نازک دور میں کسی فرقہ یا مسلک کا کوئی فرد انفرادی طور پر ملوث بھی پایا گیا، تو بھی تسامح اور عفو و درگزر کر کے جواب گولی دینے کی بجائے محبت کا ہاتھ بڑھائیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

" أنا زعيم ببيت في ربز الجنة لمن ترك المراء و هو محق " . (الحديث) ۔

ترجمہ: یعنی کہ میں ضامن ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت کے ماحول میں جگہ فراہم کرے گا، جس نے تنازعہ چھوڑ دیا، حالانکہ وہ حق پر تھا۔

......☆☆☆☆☆......

آپ اپنے مضامین بذریعہ ای میل بھی بھیج سکتے ہیں:

almubahisulislamia@yahoo.com

© rasailojaraid.com